

رباعی در ضلع و حکمت پلنگ آرام نہ کیونکہ اب یہ منی بہولین بہ کسطور خوشی سے نہ پلنگے  
جہولین نہ پایا تھا کہ ہونہ سات پیڑی میں یہ دو کہہ پیڑی پڑی ایسی کہ اوکڑ گئیں جہولین بہ

### رباعی در ضلع و حکمت لٹو

لٹو ہے تیرے پہ ہر کوئی اسے یار آخر کو چین اوسکے جا کر حبابی سر گر چشم سے اپنی وہ خوش ابرو پونچھے آستین کا میں کسو کی نہ ہوا دست نگر زنگ گلشن کا شفق روی فلک سے اور جابے زنگ لب جانان کو مسخ زیادہ ہے	اور حال بریشان کو نہیں رکھتا عار پہر تا تھا ہی اسپر وہ سو سو بار گرد و خجالت کو سدا دیدہ آبرو پونچھے میر کی ہی ہاتھوں آخر میر کی آنسو پونچھے اپڑا تھے سے ہکا فر کہی کو کو پونچھے اور وزن میں برگ گل زو مسخ زیادہ ہے
---	--

سواہی ابن ازا شمار ہندی و فارسی دیوان خود وارد و در علم تاریخ ہم کامل بودہ در سنہ یکہزار  
و دو صد و ست و یک ہجری و ولایت حیات نمود در شطرنج بازی رسالہ ہائیں شہور تر اند

## میر حسین علیچان ایما تخلص

از پنجابی سکان بلکہ او زنگ آباد بود اما شوق شعر ہندی بسیار داشت وضع لباس خود را بوضع  
اہل ہند کہ جامہ بسیار پرد و در سخاوت و در دستار نیز بزرگ جوڑہ دار و کمر لہار میگرد شاعری بود کہ گفتگو  
روزمرہ اش را نثر استاد کامل میدہستند کہ سخن را در سلاک و آبدار میباش طلاق لسان و فصاحت  
بیان و انداز گفتگو و لطف کلام و شیرینی مذاق و لہجہ ترکیب عبارت گوینا ناصر علی وقت خود بود و بالایی  
فن اشار بلکہ مافوق آنت ہجوارہ صاحب وقت مہاراجہ بہادر کہ نہایت دوست داشتند  
پانصد روپیہ ہوار از سر کار مییافت صاحب دیوان ابن قطو

ہم ہی تو تھم خزان ہمارا شریک درد	کیفیتیں بہا کی بسے ہی کچھ کہو
پنچہ ہوسکر اکر دیاجٹ وہین جواب	توڑستی نہیں کراستاد کی نیر
ایلیچہ گفت و گل چہ شنید و صبا کرد	حضرت مقرر تشریح این فارسی

از زبان خود خواندہ حسین علیچان مذکور را فرمودند کہ در آیات ہندی تفسیرین کردہ بلاخط اقدرد  
چون نظر انور گذرانید پانصد روپیہ حاصل یافت در سہ ہفت روزہ و صدوسی سہ ہفت ہفت  
سالگی بخت خرامید تا حال مثلش نظر نہ آمد

## شیخ حفیظ حنیفہ تخلص

بزرگان نش از ساکنان ہند بودند اوقات خود بگزشت سپہگری بسر بردند و او خود بذاتہ در فن شعر شہ  
بہر سائیدہ مشہور گشت اول مصاحب را جہ مہیت رام در لشکر فیروزی آوزنگ آباد وغیرہ بود بعد  
برہمی کاوشا ریلد ریلدہ حمید را با و آمدہ مصاحب را جہ چند لعل ہمارا جہ ہا در شدہ کمال لہ خطاط  
گردیدہ و خیل مزاج شد و بسیار کسان را نوکر کنانیدہ ممنون منت ساخت و سخن خیر و ریاب ہر شننا  
و بیگانہ فرو گذاشت بیکر و بد را بہ کھزار روپیہا بہا ہی سرفراز بود و ہر روز پوشاک نو منو حاضر  
و بار میشد نازک ہنہ شعر فکر نازکش ختم ہر شعرش تشنگان منہا میں را حکم آب سرد شیرین با کلا  
دارد اگر چہ اشعار بیش بسیار عمدہ تر اند اما یاد عاصی ہر چہ بود برقم آورد قطع

خطابین کہ چہین طلب تہا سوا اسکو جسے	ما بخیر اور سلامت لبثا کہتے ہیں
آپ فرماؤ قبلہ سے کیا کہتے ہیں	والہ جانے جی اود اس آیا
میں وہ شمع مزار سبکیں ہوں	کہ پیگانہ جسکے پاس آیا
خانہ باغ آئینہ رخ کو بنا دیتی ہیں	ہمارے دل میں یہ درد الم کا جوش رہا

تہ نشیر کیا قائل چپا رسے کو  
ہکو آب بقانہ را سس آیا  
ولہ ہم آو بادہ گل رنگ پلا دیتی ہیں  
کہ سینہ داغون دوکان گل فروش رہا

خیال کا کل مسکین یہ مجبور ووش رہا	کہ شکل کی پیرادل سیاہ پوش رہا	ہزار نالہ محشر نما تلب سے
کیسکا پاس ادب تھا خموش رہا	چاک سینہ ہو گیا دل سے صد آنیلگی	کہلتے ہی اس درگزبت کی ہوا آنگلی
ول لڑا کون نے لیکے ماری جون ہی سے	ستے ستے رنگ	دیوانگو کر خوشے پواتے رستے رنگ

## دارباعی نذر حضرت مغفرت منزل سکندر جاہ لوز اللہ مرقہ

کوئی نام خدا لیکو مہم تک پہنچنا	کوئی پوچھتی ہی دیر نہ تک پہنچنا	خوش ظالی میری ہو کر لیکر کے بین نذر
تجوڑ تک سکندر کے قدم تک پہنچنا	صاحب دیوان است و ہوا رہ حاضر دربار	♦ ♦ ♦

## مرزا علیخان لطف مخلص

از بنگالہ بیدر آباد در عمد حضرت غفرانآب آمدہ مشہور کشت صاحب استداد عالی و فارسی و ہند  
از قریب ساکن رہی بودہ و بجزتہ دماغ و دشت مع صاحب اعظم الامرا اسطو جاہ دارالمہام سرکار نذرتھانہ  
نذر اوشان حضور پر یوز گزرا نذرہ بدرابہ چہار صد روپیہ و سرفراز پالی سیاہی گردید و نیز قضاہ و روح  
اعظم الامرا و دریں سیر عالم جہش گفتہ مقرب و صاحب مازان چند شہر از دست

آپ تو بات میں بگڑاتے ہیں	واہ کیا موند پھول جڑتے ہیں	اوسیان تیغ والو اور ایک ترسم
کس کے ہم اڑیں ہیں رگڑاتے ہیں	طرفہ بیان دیکھے رسم صیادی	مزع سہیل کے پر جگر ڈالتے ہیں
سمنشین زخم دکھ کچھڑا ناکے	آج تو خود بخود او و ہڑتے ہیں	لطف تو اور آستان علی

جہان ملاک حسین رگڑاتے ہیں آدم بسیار پر فکر کامل فنون بود و سنہ یک ہزار و دو صد و اسی  
و ہشت ہجرت وفات کرد برادرانش مرزا علی رضا و حاجی مرزا جان کہ در سوز خوانی یکتای عصر بودند  
یکی بہ قضاہ و حاجی مرزا جان از دست و زوان شہید شد

## حافظ مشتاق مشتاق مخلص

از بند وارد حیدرآباد شده در خانه ماه لقا بانی فرود آمد کور چشم بود بعد از آن مصاحب مهاراجه  
 بهار ش. ه دو صد روپیه ماهوار مییافت **ول** جسکو چتون تیری تکی نظر آن ہوگی  
 بی حال دستو کنی بیر بی کھائی ہوگی

## شاه نصیر شاه جهان آبادی سرآمد زمانه نصیر تخلص

از ناموران بند دو بار پیشتر در عهد حضرت مغفرت منزل وارد حیدرآباد گردیده همواره در صحبت  
 مهاراجه بهادر بوده بوطن خود رفت و باز در سینه بکزار رود و صد و پنجاه و چهار جبری حسب الطلب  
 راجه پند و عمل بهاراجه بهادر موصوف که هفت هزار روپیه برای خج او فرستاده از دہلی طلب نمودند  
 وارد حیدرآباد گشت است و پنجر روپیه یومیہ مییافت سوای سلوک دیگر در فن شعر استا و زمانه بود  
 اما بسیار که منتظر این چند اشعار از دست **ول** کمره او کی ہو عقانہ شکل بال کی ہو

غزلی که گمان اس شکستہ چال کی ہو	نصیر اوش خوش جوان مانگت بوسه	که تو نصیر ہو سوسر تیری سوال کی ہو
ول خطیار کو خسارہ پرفن پہنہ آئے	بدلی یہ اکی مرشون پہنہ آئے	ولہ کہان سر شمع پہنہ شلہ نگاہ
ہک کیجے شمعہ ان پر ہم کہ استخوان ہو غذا ہما کی ہما	جان شیرین کھو کو کہنی خوب بہین	یہ ہنسیا ہو استخوان پر <b>ول</b>
دم و او کو کہن اتیشہ زنی خوب بہین	مین ہی ہو باوہ پای جنون تر مجنون	مصل گل آں زود ہو کہلانہ ہی زنجیر
یہ روشن صبح نسیم چینی خوب بہین	دشت وحشت کی ہی خاک پہنی خوب بہین	اسقدر لان زنی آگور میر کو خوب بہین
چینی کالون ہو گور گور تلووی لیکن		ہو سکا تجسے تو کر مرغ چمن گل کا علاج

اسکو بیماری عضا شکنی خوب بہین

چون وقت موعود رسید از بسکہ اعتقاد بسیار داشت در روز حضرت شاہ سوی صاحب قادری  
 علیہ الرحمہ مدفون گشت

# مولوی محمد شمس الدین فیض تخلص

کہ ذکر انجناب احوال فضلا عنہم قلم آید است اما اشعار آن حضرت درینجا بتحریر می آید

آبلون سرو و نھا نو پیر دل دلگیر کے	کام نام سخن و مجھ لینے پڑی شمشیر کے	کام نام سخن میں نکالی تیشہ فرماؤ کے
بیستون و اسی قابل ہر پیری کا جو	ہو نایت ہر اک انسان میں	کہ گیا ہر کچھ پرست تیرے کان میں
وہم ہرگز کس شہلا کو خریداروں کی	دخن ہر لاش جہان چشم کو ہاروں کی	شاخ سنبل کی اگر آبلو منظور ہو
مضہ کیلوا نو کا کل کے گرفتاروں کی	سراہ گالیان کھاتے کھڑے ہو	ارو میان نہیں کیا چکنے کھڑی ہو
کل سے پیر جی نہ مال ہوا اپنا	آج بینا محال ہے اپنا	فیض جب اگر وہ آج نہ آئے
کل تک انتقال ہے اپنا	بت غیبی لب پر ہنسا چاہتا ہے	خدا جا کیا گل کھلا چاہتا ہے

کسی بت سے دل کہہ کہا چاہتا ہے خدا جاڑ کیا کیا چاہتا ہے اشعار و غزلیات و رباعیات بہتر بہتر اندامانچہ یادداشت بتحریر درآورد

# رای بالا پشاور بط تخلص

بزرگان ایشان اہل ہند بودند و ہستند و او خود وارد حیدرآباد گشتہ بدامادی راجہ خوشحال چند بہادر فایز گردید از بسکہ شوق اشعار بمرتبہ داشت برای ملاقات و ادراک حالات شعرا ہند بہ لکھنؤ رفتہ ملاقات ہامنود ہمداسلم الثبوت داشتند و خوشنود شدند غزلیہای طرخی در شاعرہ شعرا و لکھنؤ کمال مضامین درست نو بنو خواندہ مخطوطا نمود مجموع خوشوقت شدہ و شیقہ بہ ہوا ہر حوزہ نوشتہ و ادند کہ رای موصوف درین ابتدای سن شباب فرو گئیای عصر خود است محتاج آئندہ نیست اشعارش مانند ابرمطیر گوہر بار و بندش مضامین بسیار گوارا و دلخراش و گلزار ہمیشہ بہ سار

و یا بہتر





# محمد صدیق قیس تخلص

ہمیشہ زاوہ شیر محمد خان ایمان تخلص شعر نازک و دلپسند بوضع خواجہ میر درد و میر تقی میر میگوید  
و سنہا میں دلچسپ نو بنو بجایوہ رنگازنگ می آرد از نزد ہمارا جہاورد و روپیہ یومیہ و از نزد میر کبیر  
دور و پیہ روز میباید نہایت مروضیق خوش فکر در میولا ہذا قشش کم کے پیر سر

برین جو وہ سبہ نہیں مار کس جا پہ وہ جلوہ گر نہیں ہر وان تیغ پہ ہاتھ رکھا ہوتا اوسکو اثر نہیں ہے اوپر جائیں ہم ایک پین اوس تک کیون دل تجھے کچھ خبر نہیں ہر سوز از لفظ نکا تو ہر اگر قیس سانپہن یہا سے سرٹانیکے مڑہ ترہین دیکھو اسے برق یہی سلوب میں زمانے کے صدقہ اتوںکے اس نشانیکے ولہ کا نکا ہتا ہر ڈون اسن مغرور کا گودین لکیری مٹی ہر بچہ حور کا ولہ لکیر کر نیو میں راہ فنا آمادہ ہر	اپنی ہی ہمیں خبر نہیں ہے ستی سے عدم کو کوچ کرنا ہیان ڈھونڈا اتوں پسر نہیں ہر اسے برق تجلی جہان سوز پر کیا کرین کہ ہکو پر نہیں ہر کو یاد ہو لو میں تو ڈاڑی نادان ہکو تو یہ درد سر نہیں ہر حشر ہی ہو گیا نہ آسے تم خار و خس اپنے آشیانیکے <b>قطع</b> چھ گیا دل دہراود ہر کو جگر سطح جو ہر گہور میں بچہ حور کا والوین نمایان زلف و حلقہ خال ہر کاغذ گل خوردہ ہو سیما آب نشروادہ ہر	بستے ہیں اوسی سوز کعبہ و زیر اتنا تو بڑا سفر نہیں ہے نالو کر کر کر تھک گئے ہاسم جی کالتو میں خطر نہیں ہے دنیا ہی ہر ایک سرائی عقلمت سمجھا تھا کہ گہری گہر نہیں مار کانہیں کھدو کوئی نشانیکے پاؤن پوچو تمہارے آنکے کہو بڑھتے ہیں اور کہو گھٹتے قیس کہتا تھا اپنی چہاٹی دیکھ تیرو دنو ہی میں ٹھکانیکے جام حرمین عکس ہر کیا اس رخ پر لوز کا حلقہ پر کار میں جویں نقطہ پر کار ہے صاحب دیوان است کہ
---	--	---

کہ نام دیوان خود را پیشکار داشته است

## میر عباس علیجان احسان تخلص

ولد مہاجنک نہایت خوش مزاج و خوش خوراک بوقت اتمام تحصیل از بیانی و از بیگ روپیہ خریدہ میخورد و در تنگبازی زر بسیار خرج مینمود و شوق مرغ و کبوتران از حد زیادہ داشت یک بخت کبوتر بکصد روپیہ نزد میر الملک بہادر و امین الملک بہادر و فرزندان ایشان سفیر خست چون اعظم الامراء پونا بود پچھے تراہین صاحب تخلص ابیات چند نامناسب بقلم آورده خان مذکور در رد مضمونش تجریر آورده از جاگیر سر فرزند کردید شعر

فلاطون ساد بر تھا سو جھولا	مگر شاہنشاہ قہر سے نکلے	نہ کام اس جہج دون پرور نکلے
بڑی نظرت میں اس کندر سے نکلے	پہر ہی اسطو جاہ دانا	نہ جکا اب کوئی ہمسر سے نکلے
سوز کو تبت کرا ب سرخرو ہو	مگر جو خال خال اوہر سے نکلے	کہو کیا فوج نے او سکوندی تن
خاق حسطح کسی گوہر سے نکلے	اوز اوون بہان یون مضمون صبا	قسم ہو لالا احمر سے نکلے
توہر کیا حال ہو و دشمنو کنا	کہ جیہ شیرزاوہر سے نکلے	نہ سمجھانا قباحت فہم اتنا
کہ مہدی لیکے جیسے گہر سے نکلے	نکل آ بادہ یون خورشید تابان	کہ آہ شکر زن ہر ہر سے نکلے
ریاست پہر نہ مرے جو چکل	شر جیون چر کر نہر سے نکلے	یون نکلا کفر سے وہ اسم اعظم
محبت جید ہر ہر سے نکلے	یتری تقنین پر تحسین احسان	جراغ خضر ہر ایک گہر سے نکلے

در جو گوئی بد طولاداشت اکثر ہجویات او مشہور نراند در سنہ یکہزار و دو صد و سی ہجری ہجری ہجری است  
آئین بیزی باہر جو کلائی ہوتی

## مرزا عابد بیگ ظہور تخلص

شمع فانوس سے باہر نکل آئی ہوتی



بیا صاحب مقرب شاگرد ہمارا جہ بہادر ان مقطع از دست

ایفون کے نشتر سے بھی واقف نہ تھے تلور اب ہنگیوں میں لگے بستے بستے ہنگ

### میرعباس علیخان بہادر کانی تخلص

از عالمینما ندان و جاگیر داران بگین ملی از اقربای قریبہ شاہیہ الملک بہادر بزرگانش کار نامی نمایز  
بطور آورده و در الطاف گردیدند و مشارالین صاحب مقرب ہمارا جہ بہادر گردیدہ متضاد غرا  
وغز لہای عجیب و غریب طرحی و غیرہ بقلم آورده مشور آفاق شدہ بسر فزای خطابانی و بہادر  
از پیشگاہ حضور پر نور دام اقبال مشرف و سبہای است معتمد اور فارسی و عربی و ہندی جمیع سعادت  
علمی نزدیکیای عمد خود است با اینہم در مدت وادیت و محبت منتخبین چند اشعار از دست

ہوا آخریہ شعلہ برق سوزان اپنے خرمین  
کہ جیون سیاب نر پڑا ہر میرا ہر اشک و ہن میں  
کہ آغوش پری گوارہ تھا میرا لڑاک پن میں  
کہ ہر ناتوس کا نغمہ سدا ی دل طبعین میں  
دل زنجیر ہی ہر رات دن سرگرم شیون میں  
کہ نشتر سوک آتش دیدہ تھا نکشت گزن میرا  
کام سپردنک نشتر کا کر سے تار نظر  
دکھنا آئینہ کا ہے جسکو ہی عار نظر  
اب تلک جیون سوی آتش دیدہ ہر تار نظر  
آج بہر لال ہر قاتل کے کرمین شمشیر

لگا وی سوزش داغ جگر نو آگ سبتن میں  
بہر اس چشم میں کس شوخ کا تھا شوق نظار  
جنون سے کیوں نہو بلقا قدیمی مجھکو مزاح  
اٹھی یاوین کس بت کی ہون میں مضطرب خاطر  
نہیں کچھ سچ و تاب مرگ مجھون طوق کو تنہا  
رگ مجھون سے وقت مضمیہ گرمی نخل آئی  
کیون نہو اس چشم نازک کو گران با نظر  
اوس جیا پیشکا مفتون ہر دل نادان میرا  
شب جو نقشہ چشم میں اوس شعلہ رو کا پر گیا  
نہیں معلوم لگی آنکھ کے جگر میں شمشیر

۲ صاحب کچھون ہون کا سہا کرینہ خوا ہون  
عالم دار ہون و اسکے کرے کانی آگرن میں

یہ فقط ہر تیز مزاجان ہی کو خاصیت تیز  
خلق کی سمت سے بہاگی ہر دل وشت وبت  
پہنیں ہر تیز قتل عزیزان کے لئے

ہر خم گوشہ آبرو ہی اثر میں شمشیر  
جاوہ شیر ہر آہو کی نظر میں شمشیر  
چرخ وون پیشہ لئے بانہی ہر کمر میں شمشیر

## میر سجاد علیخان بہادر سجاد مخلص در حقیقتی میر عباس علیخان بہادر کانی

دعویٰ کہ جو خال لب دلہا سے مشک  
آوے گا اسکے کو پتہ کیسو سے مانعین  
ہر جو مرین خال و خدا یا اسے سچ  
فقطا سر چہرین شکل شان ہے مجلو  
گر نہومی تو بہار عین خزان ہر جسکو  
ساکن کو پتہ جانان چہر سے کیا کام  
نامحی مفر خراشتی تو عبث کرتا ہے

تا شتر سفیل رہے اپنی خطا سے مشک  
چکے بجای دار شبنم تھا سے مشک  
بہتر ہو اسکے حق میں تمہاری دو مشک  
اڑو ہاں تیرے ہر ہر و ان ہے مجکو  
تکلت تخیل گل سوج و خان ہے مجکو  
باب حبت وہن شیر زبیاں ہے مجکو  
پندر شنے کی تیری تاب کہان ہر جسکو

ول

برادر گلان ایشان در منصب اران میر کار بد و صر رو پیہ ماہوار منسک اند و برادر جزو را یکصد رو پیہ  
ماہوار است مگر الدین مست مخلص در منصب اران میر کار بد و صر رو پیہ پوار سر فراز بود

ول

بہ بند پا ہی لعل مجکو اوس شت مینلا نیز  
علاج و لکوا سے تھو سجا سخت دعویٰ سے

جہان ہر خار کو دعویٰ ہون شتر کی نیابت کا  
بہان کیا ہو گیا وہ مجزہ حضرت سلامت کا

## خاص مخلص

از فرزند ان شاہ خاموش متصل دروازہ چادر گھاٹ اندرون شتر لباس درویشانہ جبہ و دستار

شکر شایخانه بوده خوش طبیعت و لگلاب تازه گال او سکه کلی نازک مین گلابی به تمام قد  
 نونهای رنگین قیاسا پاپین گلابی طه تخلص بر او خر و خاص که نهایت آواره مزاج و لوح گو  
 همواره در رنگخانه بوده اشعار سگیت و میخواند بهر امر سرکار ملاقات کرده دو شعر در مدح بدیه سگیت  
 و میخواند اگر چیزی داد بهتر و گرنه همونوقت دو شعر در میخواند که مشهور میگردد بعد از این سرکار  
 دست بست میدادند و جواب شعر بر او خود بدیه گفت اگر چه لوح است اما در تذکره شعر مضامین  
 ندارد و که در پی چینی پان کھا کر فقط از اینادین گلابی به. از اوقات رسیده دیگر لبنا  
 سیاه مین نشین بدن گلابی به. راجه چند و لعل مهاراجه بهادر دورو پیه یوسیه میدادند و جنک  
 بعد تغیری رسل صاحب فرنگی کول النجا طبابت جنگ آمد سگلف صاحب کبیل نوکر وید و فیما بین  
 مهاراجه بهادر و سگلف صاحب سوامزاجی مانده مهاراجه بهادر از صد کلکته چنان بند و بست  
 نمودند که سگلف صاحب خود بخود استغناء خدمت و کالت داده اراده شاه جهان آباد کردند  
 آن بیگام شب که نزد مهاراجه بهادر آمد سردر بار شعر نامر لوط خواند مهاراجه بهادر غصه کرده  
 پرسیدند که چه کلف صاحب چه چیز است گفت نام شما بهادر موصوف خنده کرده شمت پریم  
 دانیدند آخر قضا مهلت نداد و در خطیره بزرگان خود مد فون گشت به

مرزا محمد نصیر میگنان سرفراز جهان جنگ بهادر ولد علی بیگنان بهادر محرم

که در کتب سابق گذر شده و در این تخم نیز خواهد آمد در مدح شاه دکن گفته که در این

آنکه مداح النروجان باشد	شاه شاهان خدا یگان باشد	شاه خاقان نشان که بر در او
قیصر روم پاسبان باشد	حکم رانی که گرناید حکم	حکم او بر فلک روان باشد

سرو و هر ناصرالدول	تا جهان هست در جهان باشد	رایت عدلتش از لبش شود
تافت تا قاف در امان باشد	صعود را در زمان معدلتش	چنگل باز آشیان باشد
در زمان تو اسکسپهر رکاب	که جهان مامن امان باشد	جمع شد عالم از پریشانی
گر چه زلفین مهوشان باشد	عدلت از سایه در جهان فگند	گرگ بر میش چون شبان باشد
رایت ملک گیر منصورت	منظر رایت کیان باشد	علم نصرت ترا دایم
ظفر و فتح بعبقان باشد	دشمن جاه تو بان شر	در دل سنگ گر نهان باشد
ناوک ریخ تو برون آرد	گر چه آن سنگ نشان باشد	گر عدو از تو رو بگرداند
که کبکچه ز تو نهان باشد	به بز بیت کجا شود ایمن	غالبان فکر را بیکان باشد
روز میدان ز سپهر نزه تو	عشقه بر قلب دشمنان باشد	بر خدنگ تو از گمان خیزد
سینه دشمنت نشان باشد	ناوک نیز تو بر روز مصاف	بر دل دشمنان روان باشد
سرو و شهنش چو پیش وجه کم	هر چه در صحنه جهان باشد	گلشن عمر نشان بفضل شباب
از مسموم ستم خزان باشد	گلشن عمر تو ز باد خزان	تا جهان هست در امان باشد
دشمنانت همیشه خوار و ذلیل	دوستان تو شادمان باشد	ذکر نام تو در جهان باد

تا جهان جهانیان باشد

# آفاق تخلص و شهرت تخلص

هر دو بر او از بند وارد حیدر آباد شده نزد شمس الامرا بهادر میر کبیر بدر راه دو صد و دو صد روپیه ملازم بوده مدتی بسر برده و ولایت حیات نموده چنانچه غزل قایم و بلوی استاد خود را

تشنه بنموده منزل

اور بزنگ صبا جلد گذر جائے	کتنے جو ہوش گل چاک جگر جائے
نگاشتِ الفت سے دل لے یہ نثر جائے	سب سے ہر ہنر بھی اپنی اگر جائے
	داغ بدل جائے دست لہر جائے
نگمت گل کا گیا آگے نکل قافلہ	کیا کہوں تجھے دلا طرفہ ہر ایک ماجرا
کر کے ہمیں پیشوا کہنی سے باوصیا	پہلے تو وہ رنگ تھا اب یہ نیا گل کھلا
	میں کوئی دم میں پسلی آب ٹھہر جائے
مرگ کی شببات ہر ظلم سے ظلمات ہر	کیا کہوں کیا بات ہر ایک طلسمات ہے
دل ہی نہیں ساتھ ہر عالم ریسات ہر	ہجر کی یہ رات ہر غم سے ملاقات ہر
	ہاتھ سے تیرے کدھر دیدہ تر جائے
دوبندازین خمہ فراموش شد لہذا برہمن سے بند اکتفا نمود	
<b>راجہ چند لعل ہمارا جہاں شادان تخلص</b>	
صاحب دیوان اندولہ تیرے مجھے کام نہیں نکل برہمن ۔۔ تو سمجھے نہ سمجھے میں گرفتار ہوں تیرا	
شادان تو اسی سوچ میں رہتا ہر شب و روز ۔۔ تو میرا صنم ہے میں پرستار ہوں تیرا ۔۔ اشعار	
خوب خوب انداما پچھریا دہشت بقلم آورد دشت منورہ از خروار	
<b>معنی مولف اور اق نیز گاہ گاہی شعر مسکوید از بندہ</b>	
جسے باز شکل ہوتا گر گیساں	اوسے کیونکہ خوش آوے بار گر گیساں
قیامت ہوئی ہے بہار گر گیساں	ز بس ہم نے چھاتی ہی پہ کہا ڈہین گل



ولہ مرہم زنگار بر زخم جگر در کانیست بد بسزہ رخسار کم از مرہم زنگار نیست بہ ہر دو طرحی مطلع اند

### میرزا ذوالفقار علیخان صفا تخلص

از نجبای بند از لکنو چندی در سبکالہ و از آنجا در چنیا پٹن بعزت و حرمت تمام اوقات عزیز خویش  
 بسر بردہ در عهد دیوانی میر ابو القاسم میر عالم دارالہمام سرکار و اردبلدہ حمید را با و گردیدہ پس  
 از آن تا دم واپسین طلبین و صاحب متغرب راجہ چند لعل ہمارا جہ بہا و رماندہ محب انسان بالکمال  
 بامزہ کہ صحبت او باغ و بہار بودہ شاگرد بلا و اسطہ سیرتقی میر کمانوی کراستاد و روزگار بود طرز  
 اشعار خان مذکور از روپہ شعرای حریفانہ و ظریفانہ بودہ پانصد روپہ ماہوار مییافت پہلوان سخن بود  
 خوش لمبیت سیر فکر لطیفہ گو در قصائد و مثنوی فرزند روزگار چنانچہ مثنوی چو ہنتر و دیگر  
 مثنویات او مشہور آفاق اند و غزل و رباعی ہم خوب میگفت این مطلع از دست **س**  
 ز آئینہ ہم اوس شوخ و شکول سے بہ صفا لاکہ تو بہ بڑے بول سے

صاحب دیوان فارسی و ہندی استاد وقت بود و حال از بیچ ولایت مانند اوج جامع علوم و کمالات

### ذکر صاحب کمالان علم ہیئت و ہند و نجوم و مل صفا علیخان بہادر

ساکن جمہلی بندر پور بزرگوار ایشان راجہ سجادہ تعالی سوار العظیم الشان گردانیدہ کہ در عہد  
 حضرت معتمد تائب و رشادوی عود صیافت حضور پور و اردبلدہ حمید را با و نمودہ و خانہ خود و دولت  
 بخش کاشانہ خویش ساخت و بروز شب گشت بوقت شب تباری روشنی بالای چارنار کردہ  
 چنان روشن گنایند کہ تمام شہر نور گشت و قتیقا انتقال نمود و سپرداشت یکی خان مذکور  
 و دیگرے دیوانہ ماورزا کہ از خود خبر نہ داشت خان معز خود از زبان خویش نقل میکرد کہ

که بعد انتقال مال خود چون حجره خزان را کشادیم دیدیم که پنج لاک روپیه نقد خرلیطه بالای خرلیطه دارد  
 در خود اندیشیدیم و بدل گفتیم که ای صفدر علی این دولت خدا داد بی مشقت را در سوداگری و این  
 مال پاچه و غیره دو لاک روپیه را در خرید و فروش و معامله داد و ستد قرض و وام خرج خواهی کرد  
 پیش ازین نیست که نام تو در همون سوداگران مشهور خواهد گشت و اگر این را در تحصیل علوم صرف  
 نمائی دولتی بست تو خواهد آمد که آنرا از سوختن و غرق شدن و دزد بردن اندیشه هرگز نخواهد بود  
 پس از آن روز متوجه درس و تدریس شدیم و دو صد روپیه بهار بمولوی مستقر مقرر کرده نوکر  
 داشتیم بفضل الهی اگر چه زرد کور خرج بسیار جویاج دیگر و میومی هم در آمد اما آنقدر استعداد بسیار نیستیم  
 که چنانچه کتب بزبان عربی و فارسی و همه علوم تصنیف عاصی است که از ان خلقت خدا مستفیض  
 میشود بعد از ان چون شوق علم سستی شد قوال فرد کامل را نیز نوکر داشته باشتم تا مرتبه حاصل نمودم که کلمه  
 رسیدیم القدر خان مذکور از محلی بندر دار وحید آباد گشته نزار سطوحا به صاحب وقت شدند  
 که هر وقت حاضر میبودند در آن ایام شوق علم تصوف و فقیهی یعنی پیدا کردن مرشد کامل بر حسب  
 شده در دایره میر مومن صاحب علم القدر شاه نامی در پیش صاحب کمال و حال را عالم قائل  
 متبحر و متشعر بودند روز منحنی و فیرا گشته میباشتم و شب از نماز مغرب بیرون برآمده بالای قبر میباشتم  
 پیدا کرده میرد ایشان شدند و دست در خدمت ایشان تمام تمام شب شسته فواید علوم عقلی و نقلی  
 و علم حقیقت و حقیقت حاصل نمودند بعد حلت آنحضرت ترک لباس و نفس الامر کرده در خانه خود مسکن  
 هرگاه از حضور حضرت مغفرت منزل برای او را که عالم بهیئت و هندسه که بسیار با جناب شوق کامل بود  
 یا در زمانی میشد نظر معمول در بارشاهان لباس در بار پوشیده میرفتند چون بجان خود می آمدند  
 بیون لباس فقیرانه خود میپوشیدند بزرگی بود در جمیع علوم عربی و فارسی چنانچه کتب بزبان  
 فصیح ایشان بالای شایرهای علماء سلف موجود و مشهور و معروف تراند و در علم نجوم و رمل و هیئت و هندسه

و در جمله علوم ریاضی نزد فرید کینای عهد بوده یک جلد در احوال اشکال مل و دیگر در احوال لفظ  
 مل با منسوبات هر هر خانه تصنیف بهادر مغز نیز مشتهر است روزی برای سیر و تماشای صحرا مستورات  
 خانه خود و دیگر اقربای خویش و غیره در درگاه برهنه صاحب شب فرود آمدند صبح برای زیارت  
 درگاه بند و بست کنانیده مستورات رفته باز بجان فرود گاه آمده شستن طفل بود و چنانکه  
 و آبش را در او سخن روبرو کمان کلان محاذی حوض و چهار ساعت یعنی گهزی در شغل و بازی  
 مشغول ساخته باز بجای او برود و آنجا دید که انگشتری الماس که در دست طفل همیشه میبود در انگشت  
 طفل نیست و این جریان و پیرایشان ایستادند و پیدا نشد تا چنانچه در خان معتر آمده اطلاع کرد  
 و فریاد برآورد که در سیر و تماشای شمال دو صد روپیه نقصان شد و من غیب از کجا پیدا کرده  
 خواهیم داد خان موصوف پرسید امروز تو این طفل را تا کجا برده بودی راست بگو که مال تو بدست  
 تو خواهد آمد و اگر خلاف خواهی گفت بدست تو نخواهد آمد او عرض کرد که امروز سوای این صحن کمان  
 که روبرو است تا حوض طفل من بازی کرده دیگر هیچ جانه فتنه است پرخان معتر عاصی را فرمود  
 که یک بیج آهنی در وسط این صحن بمرکز قرار داده نصب نمایند و از رشته دانه برابر نقش کنند  
 و دوازده خانه طلسم دهند و در هر یک خانه نام هر برج از دوازده  
 برج فلکی نویسند و قرعه زده بعد تامل و تفکر فرمودند که انگشتری در برج میزان است خال آنجا  
 برگردانیده خوب بنشیند و نقصان این چون نیک ملاحظه کردند انگشتری از زیر خاک برآمد تمام مردم  
 بمراهی را و سکان درگاه را حیرت تمام دست داد و متفق شدند سوای این دیگر نقل های عجیب و  
 و حکایت های غریب از آن منبع کمالات صوری و معنوی بنظر عاصی و مردمان دیگر در آمده اند  
 که ذکر آن طول کلام است بر روز چهارشنبه و پنجشنبه و جمعه محل سیر و خویش در دیوانخانه خود بر آمده  
 ملاقات با اعتره می نمودند و دیگر چهار روز در مکان خویش میماندند عاصی مولف این تایخ را در عهد تربیت پرورید

در علم هیت شرح چغینه و در هندسه و در علم طب سیدی و قانوق  
 و نسخ و یک و کس داده سرفراز نمود و یک کره فلکی برنجی نیز حضرت کردند از سرکار عالی و در پرتو  
 ماهوار بود و همواره باریاب حضور حضرت منقذ منزل سید ویدند و از سرکار کلمینی انگریز مکینه روید  
 ماهوار بنام مردم خانه ایشان که بشیره و مبارک الد و تملیله بنام سرفراز و در این خان معز بود ماه  
 باه پیر سید الغرض و در عهدانی مانند تصدق علیجان سوار و موصوف بقدره آمد و در یکماه یک کلام شریف  
 خوشخط بطرز احمد پیر بر زمین شستند و در انشاء سید او در و با آن منقذ نیز فرستاده بودند  
 و در سینه او و در صدوسی و شش حسب عالم باقی خرابید اولادند است

## مرزا محمد تفسیر بیگنان سرفراز جهان جنگ سوار

خلف الصدق علی بیگنان است که در عهد دیوانی سیر ابوالقاسم سیر عالم و سیر آرای حضرت منقذ  
 منزل ملک التجار بلده حیدرآباد بوده مشهور آفاق گردید و نام نیک بر صفحہ روزگار نگاشت  
 و با در و صد نفر سواران مغلیه ایران مع جاگیر ذات و سواران مذکور همواره باریاب حضور پر نور  
 میبود و اجزای امور آن اخراجات دیوانی از کوه طمی خان معز سکر دید و خان مذکور نیز از دیگر حسب  
 مقدران ایران دیار نهایت و میقدور بوده بقید اب و دانه دارد و کن گشت و نام نامه خود  
 بر صفحہ روزگار نگاشت و ب سیر عالم و ولایت حیات نمود از محدثات خان مذکور یکی باغ و چسب  
 متصل دروازه پل قدیم که الحال خریدی درآمده مسکن و مقام رشید الملک سوار نشی حضور پر نور  
 است که بنیاد نهاد و عمارت دیگر و نیز احداث نموده اند و در محله حسینی علم عمارت کوشی که خلف  
 مرحوم مقیم اند معند امرزا تفسیر بیگنان مذکور بعد رحلت پدر خود از پیشگاه خلافت و بحسب عقل  
 رسای خویش سمو کارخانه رساله و غیره خود گردیده باستعمال علوم عربی و فارسی کما نشی مبت گشت

در علم شریعت بهیئت و نجوم و در علم انجمن ادراک کلی و جزئی بهر سانیده که فرد کامل عهد خود است  
 احدی با و نمیرسد چه پنجمان بنود و چه سلیمانان همه محکوم حکم او بستند و نیز قضایه عمره او در محبت  
 حضور پر نور بان مضامین و تحسین استیغاثی الفاظا نازک بندگی خیالات و انداز قوافی و در لیس  
 بجلوه تحسین در آورده که اساتذہ روزگار زبان تحسین انشا و نال العزیز مرزا مسطور درین عهد  
 حضور پر نور دام اقبال صد الطاف خداوند عزت است هموار مشغول استخراج فوائد در علم و نجوم  
 و احکام آن آدم شکایات باقیین در جمیع امور خدای کریم رافرا اموش نه میکنند و حالات خانگه کور  
 در زمره امر او شغرا نیز سابقا حسن ترقیم یافته کیفیت پر سیدن حال حضور پر نور آدم اللہ اقبال  
 در برابر حکم لظهور آمدن رایان کرده ام

## محمد شمس الدین خان مشهور به نجوم

ساکن سیرنگ پٹن بزرگان ایشان حکامان قلعہ موگلی از وقت نشاہان تیموریہ بوده اوقات  
 عزیز خود با کمال استر سیر بر دستان محرز و عهد شیپو سلطان بکافتی کچھری و دار و غلی فیلخانہ  
 و ہر کارہ ہا مسطور بوده کارہای عمدہ بوجہ شمسود آورده ہوارہ مورد الطاف پیوند و بعد  
 استیصال دولت شیپو سلطان مذکور و در حیدرآباد گردیدہ باستقباب حسین باو جنگ عزیز بگی  
 میر عالم در الہام سرکار در سال سیر الملک بہاورد بہا بہ پنجاہ روپیہ نوگشت از آنجا نزد مہاراجہ  
 بہاورد و راجہ چند و عمل احکام ہای معاینہ بقوانع نجوم و درل خیا پنچہ باید و شاید لظهور آوردند کہ  
 بہاورد موصوف مشتاق کمالات ایشان شدہ فرمود کہ شما بوقت ستراحت سپر روز و تہنہائی  
 حاضر بودہ باشد کہ مخفی از شما احکام ہا پدیدہ خواہ شد و در وقت تفکر مزاج مہاراجہ بہاورد  
 خان معز احکام ہای دست بستہ کہ سر دست لظهور آیند میگذازند کہ ہون صورت پذیر میگردد



تا اینکه در راه پانصد روپیه نقد و جایگزین سیر حاصل سبقت هزار روپیه سوای موجب فرزندان در برادران  
واقف با سر فرزند شدند و به نهایت استقامت او رسیدند روزی در مجلس چهار اجبه بهادر بوقت سه پیر روز  
که همه اهل دیار حاضر بودند خان معز به چهار اجبه با عرض کرد که همین وقت حادثه عرض خواهد شد که  
مزاج چهار اجبه مرهون نفاخ خواب گشت اما منجبر بخیر خواب گشت در همین گفتگو و تشویش بودند که وقت نا  
فیلبانا آن عرض کردند که فیصل خاندن موسوم بگنبد از سرستی دیوار خانه شخت بر انداخته بالای دروازه  
آتش بگبار آید است و این خانه هم با ستورات در حجره جان در دست پنهان گشته اند شاید از هیبت  
فیل جان دست چهار اجبه نهایت مضطرب الحال شده تکیه بلیغ نمودند که تمامی اهل کارخانه را  
بسیارش رفت فیل را در گیرند نشود که احدی را ازیت رسد سر فرزند خواهم کرد و بعد یک دو گنبدی  
عرض شد که فیل مذکور را گرفته به مکانش بستند و هم با اسب است اند شمس الدین خان سلام شکر یا  
تفصیح مزاج بجا آورد و چهار اجبه نهایت خوشوقت شده زوجه و ستیند قیمتی نهایت فرمود سوای  
این بسیار احکامات خان مغز مشهور و معروف اند نمودند او علم قیافه و سامندریک و علم اشی و شمشیر  
بازی یعنی دو ناک و یک آتک و پنا بازی و بانک فرد فرید روزگار بود عاصی در خانه خدمت  
مانده دو سال علم نجوم و رمل بر استفاده نموده قادر بر بر آوردن احکام گشت در سنه یک هزار  
و دو صد و چهل و یک رحلت نمودند از فرزندان خان موصوف همین پور محمد قمر الدین خان بهادر  
قطب یا جنگ که ذکر ایشان گذشت دومی محمد نجم الدین خان بهادر است نجم شاقب بجایگزین منصب  
سر فرزند حاضر در بار و دو فرزند خرد همه بصفتان خان دانی موصوف اند + + + +

## میر بهادر حسین خان بهادر

از جمله مقتنات روزگار و منصب داران سرکار بدو صدر روپیه با هزار سر فرزند بود صاحب تقویم

که هر سال تقویم نور و حضور پر نور میگذرانند در علم نجوم و حساب تا به ایران دیار هسرتشان بنود  
 تقویم ایشان در ملک ایران و توران و دیگر ولایات هندوستان مردم بارزوی تمام مغلیه  
 و غیره گرفته بیست و نود و فواید کلی بر میباشند عمر ایشان تا قریب هشتاد سال رسیده بود  
 و احکامهای ایشان مشهور آفاق اند حکیم شفاخان و دیگر اعزّه صاحب علم و فضل شاگرد ایشان  
 بودند در حضور پر نور بر وقت دریافت چیزی حکم بنام ایشان بر می آمد در سنه یک هزار و دصد و  
 سی و یک به عالم قدس خراسان شاکردان ایشان هر سال بطریق معمول تقویم نو استخراج نموده  
 در ایام نور و در حضور میگذرانند و بر ماه مقول مهور کاراند

## مدارخان نجومی

ساکن مغلیه حیدرآباد و در کربیم خان عتق بن بختانجان ابن گوهرخان بن دلیرخان که او در عهد  
 حضرت مغفرتآب همراه رکاب سعادت از دلی حیدرآباد آمده در سپهری مشهور وقت خود بود و بخانه  
 معاشش سرافراز اما مشارالیه درین ایام در علم نجوم و رمل و تخییر جنات فرد کامل است چنانچه در خانه  
 مدینه صاحب بر دختر ایشان آسیب من بوده هر کس کمی آمد و چیزی میخواهد گرفتار آفت و بلای  
 جن میگردد و بعد آخر الامر نوبت بخان مذکور رسید در طریقه البین من را در گرفته بسوخت که دیگر تمام  
 عمر دختر مذکوره بلا اندیشه زندگانی نمود درینولا در غل پوره حیدرآباد میماند و بکار خلق التی  
 مصروف عملهای او تیر بهر فاندز و امیر کبیر و فرزندان راجه بالکشن در نجوم و رمل حکام مشارالیه بسیار بودند

## بهبوانی شکر

مشهور به بوچیا پنڈت نجومی ساکن یافت پوره حیدرآباد از کمالان علم نجوم بود چنانچه روز  
 حکم کرد که جوانان سرکار مرابلت جاو گرفته سجده روز یعنی آب و طعام بر یک عدد و نفل خوانند و

بعد دریافت حال بگیناهی خود بخود خواهند گذاشت و خلعت سرفراز خواهم شد و قید روز و تاریخ  
 و ماه هم کرده بود و آخر چنین شد و مهاراجه بهادریخت داده به آرزو رواه نمودند تقویم درین زمان  
 در خانه اش نیز بر سال تیار میشود و در سینه کبزار و دو صدوی و پنج سکه بقضا نمودن شاگردان  
 او بکار تقویم همورا ندر بر بلده خانه نجانه خرید میکنند یک روپی چهار آن قیمت تقویم اوست سوائی این  
 بسیار اهل تخمیم در سرکار ندر از طول کلام بر همین چند کس سر آمد این علم آتفا نمود

## ذکر خوشنویسان سرکار جواهر قلم خان

استاد مرشد زاده های آفاق عالیجاه بهادر و حضرت منفرد تشریح سکندر جاه بهادر و فریدون جاه  
 بهادر و جهانداز جاه بهادر بود و خط نستعلیق و نسخ خوب مینوشت و بنحو بیاموصوف بزرگ منش بسیار  
 کوتاه قامت بکمال اخلاق مهور در گذشت بسین هشتاد سالگی قریب دو صد کس شاگردان ایشان بودند

## نادر قلم خان

نام اصلی اش محمد باقر است شاگرد محمد دلیر صاحب خلف محمد علی صاحب عالمگیری که نسل او نستعلیق  
 نویسن تا حال پیدان شد اما پس و خلف الصدق ایشان محمد دلیر صاحب موصوف که یک کس  
 سفر و شش را یک یک روپی خلقت خدا خرید میکردند و سعادت خود میدادند و روز پنجشنبه است و پنج  
 کس سفر و نویسنه یک کس خیرات میکرد و خلقت بسیار برای خریدی آن بیرون دروازه  
 می نشست همون وقت روپی داده بنت تمام میگرفت اما محمد باقر در خدمت محمد دلیر صاحب  
 خدمت کرده بان در چه رسید که نستعلیق را به هفتاد و پنج طرز مینوشت در سرکار دولتمدار حضرت  
 عفر آتاب بدرابه دو صد روپی سرفراز شده برای تعلیم مرشد زاده سلیمانجاه بهادر ششین گردید  
 اعظم الامرا اسطو جاه بسیار قدر دانی مینمود استادان ولایت ایران اکثر تعلیم از خان مذکور میگرفتند

نواب رفیع الملک بهادر حاکم بندر مبارک سورت و اما حضرت منفرت منزل را در وا زده سال فقط  
 مفردات خط نستعلیق تعلیم داد که اگر بر حرفت مغز و مینوشت در هیچ حرفت فرقی بمظنمی آمد یعنی  
 صورت همه حروف یکسان میبود و قطعه های خان مذکورجا بسیار اند و همه در جمیع خطوط و یه طول داشت  
 تا اینک خط کوفی هم بخوبی مینوشت حروف نستعلیق و غیره بالتعلیم مقراض در دست گرفته و بروی  
 هم را آنچنان می برد که در هیچ حرف تعلیم فر نگذاشت نه میگردید و نه تخته کاغذ سفید را از ناخن چنان  
 بر می آورد که بغیر سوراخ دو تخته برابر میگردید یعنی از یک تخته کاغذ تخته دیگر بر می آورد و نیز از ناخن  
 بالای کاغذ سفید حروف خوشخطا مینوشت که مان حروف منبت نقش میگردد و بعد الغرض کمال داشت  
 که دیگر تا حال بنظر نه آمد در سینه بگزار و دو صد و سی جبری حالت نمود پسش محمد شمس الدین خان باز درین

ایام غنیمت است

## تجمل رقم خان

برادر نا و رقم خان مذکور نام عالی اش محمد کاظم است نستعلیق خوب مینویسد استاد راجه نانک بخش  
 راجه بهادر و در پویه یو میبازند و همارا راجه بهادر بسیار در عا شور خانه خود علم حضرت سکینه در محله  
 کمان ایچی بیگ بر سال تا فاخته و هم امام علیه السلام یعنی تا است روز از غزه محرم استناد کرده  
 بر روز برداشتن علم و کگل مرثیه خوانی کتابیره علم با برداشته در رسته آورده تقریب کنان باز بنجازه  
 برده فاخته داده علمها داخل صندوق نموده میارند تا حال پستور محمود بهر صورت خدمت

مینماید ذکر دیگر خوشتولیان قدیم مثلاً

## غلام محی الدین خان بهادر

خلف الصدق غلام نبی خان بهادر که خدمت کار پرداز میسر عالم از قدیم بدست خان حسن بود

و در سفر و حضر گاهی جبار گردید و در منصب اران سرکار ملازم رکاب سعادت بوده اما غلام محی الدین خان  
 مذکور از ابتدای شباب چون رشادت طبع داشت متوجه کمالات علمی گردیده بهره کامل بهر ساینده  
 چنانچه در تعلیم خطوط استغلیق و نسخ و شفیقه و شکسته و رقاع و ثلث و غیره هفت قلم بهجت کامل  
 نزد اکبر بارنگ بهادر محمد قمر الدین خان که استغلیق کمال شیرینی حروف مینوشت گرفت  
 یکتای روزگار گردید و معتمد او بنیولاجپند اوراق کلام شریف که طول هر صفحہ از سه و جب کم  
 نیست و عرض هم از دو و نیم و جب کم نباشد بخط نسخ عالی مطابقت و منبت آنچنان تخریر و آزرده  
 که از وقت نزول قمر الشریف تا الان هیچکس باین باغ و بهاری نوشته بهر محققین قابل استیضه  
 اند خلاصه اینک بسیار کلام است منظر غیر هم در آمده اند که به حروف از طلا و احمر خالص نوشته است  
 اما اینکار کار شگرف دیگر است که بر هر صفحہ رشاک گلزار ام در هر حرف نور بخش دیده محترم مردم  
 توان گفت محض برای نذر روضه مقدسه منوره فرودوس برین امی روضه جناب باقی است سید المرسلین  
 و خاتم النبیین علی و علی اولاده الکرام و صحاب العظام صلوات بی پایان و در دشتایان باد و تخریر  
 در آوردن آنجا که معاش خان معزبان اوسعت نیست و هر بر صفحہ اش سوا می فرود تخریر بر خان مذکور  
 یازده یازده روپیہ فی نقش و نگار و تیاری کار مصرف میرسد لهذا یازده ورق بمقدور خویش  
 زیاده تر جرات نموده برای جلوه نمائی دیگران که قابل این صناعت و بداعت نبودند از پرده  
 خیال عالم مشهور در آورده بتظاره ناظران الوالابصار جلوه آرا نمود و او تعالی شانه که  
 سبب لاسباب است بسی گرداند که زیارت و ملاحظه بندگان تعالی مدظلہ العالی هم در آید و حکم شود  
 که به تیاری آن بموجب بر آورد هر صفحہ پنج سی هزار روپیہ که در پیشگاه نظر آنجناب هیچ قدر و  
 منزلت و مالیت ندارد لکن کما روپیہ در انعام و بخشش مصرف میرسد تیار نماید تا از صدق  
 اعتقاد و نذر حضور بدرگاه عرضش اشتباه نبوی شرف و پذیرا گردد و در جلد وی این صداقت



و نیاز مندی اله تقدیر و تعالی خداوند نعمت ما را بفرط عنایت خود عمر خضری و شصت سلیمانی نصیب فرماید آمین بی العالمین انفس درین لاکه سیه یکبار و دو صد و پنجاه هشت هشت هشت ذات بابرکات خان معزم موجب حسانت است رفیق القلب سرپا متوجه العالم عقلمی کسب کفالت بزرگان موصوف

### مرزا طاهر ولایتی

از ولایت ایران در حیدرآباد بعد حضرت منقرت منزل آمده نزد راجه چند و لعل مهاراجه بهادر در پاره دو صد روپیه ملازم گردید خط نسخ بطرز مرزا احمد میرزا بان خوبی تعلیم می نمود که عاصی نوشت این طرز مذکور بدست احدی ندید چنانچه جای بجا قطعه هایش موجود اند هر گاه در اینجا بوده مبلغ بیست و پنج هزار روپیه جمع کرده بولایت خویش رفت

### حسن علیخان بهادر

از اهل هند بود در زمره نجساران سرکار بهادر دو صد و پنجاه روپیه ملازم مرد نهایت معقول عالی ذریه در سنه حضور پر نور لقب داری قلم او نیز سر فر از گردید بر چند هفت قلم مینوشت اما در خط نستعلیق نزد کتای عصر خود بوده چون سپهر بزرگ او در سواری مهاراجه بهادر راجه از دست سواران محرم حساب میان در عین جوانی کشته شد خان معز راجه بان و چشم تا یک گردیده در خانه بلیاس در ویشانه میبود و خود را از لذت دنیا در کشیده بسفر آخرت مستعد گشت تا اینکه سفر عقلمی برگزیده در داره میر مومن صاحب غلام احمد مد فون گردید در خوشنویسیان متاخرین به کسب بخان مذکور نیز رسید

### ذکریا کاتبان سرکار

کاتبان سرکار قریب پنجاه کس در کتابخانه سرکار شبانه روز حاضر بوده هر گاه برای نقل کتاب هر جلد که حکم شود بزودی تمام نقل کرده بلاخط اقدس می آوردند هر چند در کتابخانه سرکار بزرگ جلد موجود

ابابکرین هم تحریر جاری بوده نمود کار اند سر آمد اینها میر قاسم علی که پیش قمر در راه داشت و بسامع خوشنویسی بوده لیکن خواجه ولی الله در مقربان سرکار بر سر اینها تعلق دارد صاحب خدمت بود در علم سبزه و فارسی نزد کامل ذی اخلاق اوقات معمور همواره در پیشگاه خلافت حضرت معصومت بار باریاب اگر چه باهوار فرزند آفراسی بی رویه است اما میر قاسم علی از چهل رویه کم نبودند و خواجه ولی الله دور رویه روز ششت رویه باهوار می یافت چون قضا نمود خلیفش خواجه محبت الله بکار و خدمت پدری و در راه معمولی و رضایت از آن سرکار است نهایت ذی خلق و آدمیت و سعادت مند همواره

حاضر در بار جهاندار است

## ذکر حافظان کامل القراءت استادان روزگار ملا زمان سرکار دولتمدار اول اینها در حضرت غفرانکتاب قطابین

در جامع مسجد بلده سیب آباد با و از خوش ترویج و اکثر نماز مغرب و عشاء نیز میخواند که خلقت خدا گریه بینود خوش وضع خوش لباس عمده همواره مصاحب و مقرب مرشد زاده عالیجاه بهادر بود در سنه یک هزار و صد و سی هجرت هجرتی بر لبه سر راه در درگاه بر بنده صاحب نزدیک قبر والد عاصی که با هم اتحاد دلی و صحبت شبانه روز داشتند مد فون گردید در سنه یک هزار و دو صد و دوازده هجری همواره همچنان عاصی آمده است نماز مغرب و عشاء میگرد فرود کامل بود

### حافظ عثمان کور

از جمله مشهوران بلده نهایت خوش صدای قرآن شریف میخواند که اهل مجلس همه مشتاق بودند در همین ایام قضا نمود حافظ محض بسیار مد معقول بود و خوب میخواند در بیت الله شریف قضا نمود سوای اینها حفاظ بسیار بالای قبر شریف حضرت غفرانکتاب علیه الرحمه بود و در سنه